بدھ 22 اگست 2001ء

دی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 22 اگست 2001ء 2 جمادی الثانی 1422 ہجری 22 ظہور 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 189

صحبت صالحین کی ہدایت

حضرابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤمِناً

صرف مومنوں کی صحبت میں رہا کرو

(جامع ترمذی کتاب الزھد باب فی صحبة المومن)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جو لوگ صدق دل اور اخلاص کے ساتھ صحت نیت اور پاک ارادہ اور سچی تلاش کے ساتھ ایک مدت تک ہماری صحبت میں رہیں، تو ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی تجلیات کی چمکار سے ان کی اندرونی تاریکیوں کو دور کردے گا اور انہیں ایک نئی معرفت اور نیا یقین خدا پر پیدا ہوگا اور یہی وہ ذریعے ہیں جو انسان کو گناہ کے زہر کے اثر سے بچا لیتے ہیں اور اس کے لئے تریاقی قوت پیدا کر دیتے ہیں- یہی وہ خدمت ہے جو ہمارے سپرد ہوئی ہے اور اسی ایک ضرورت کو میں پورا کرنا چاہتا ہوں- جو انسان اس زنجیر اور قید سے نجات پانے کی ضرورت محسوس کرتا ہے- جو گناہ کی زنجیریں ہیں- اسے اسی طریق پر نجات ملے گی-

پس اگر کوئی قصے کہانیوں کو ہاتھ سے پھینک کر اور ان وہمی حیلوں اور خیالی ذریعوں کو چھوڑ کر کہ کسی کی خودکشی بھی گناہ سے بچا سکتی ہے- صدق اور اخلاص سے یہاں رہے تو وہ خدا کو دیکھ لے گا اور خدا کو دیکھ لینا ہی گناہ پر موت وارد کرتا ہے، ورنہ اتنی ہی بات پر خوش ہو جانا کہ فلاں گناہ مجھ میں نہیں یا فلاں عیب سے میں بچا ہوا ہوں- حقیقی نجات کا وارث نہیں بنا سکتا- (ملفوظات جلد دوم ص 15)

ہماری جماعت کو چاہئے کہ وقتاً فوقتاً ہمارے پاس آتے رہیں اور کچھ دن یہاں رہا کریں- انسان کا دماغ جیسے خوشبو سے حصہ لیتا ہے ویسے ہی بدبو سے بھی حصہ لیتا ہے اسی طرح زہریلی صحبت کا اثر اس پر ہوتا ہے- (ملفوظات جلد دوم ص 553)

شریعت کی کتابیں حقائق اور معارف کا ذخیرہ ہوتی ہیں- لیکن حقائق اور معارف پر کبھی پوری اطلاع نہیں مل سکتی جب تک صادق کی صحبت اخلاص اور صدق سے اختیار نہ کی جاوے- اسی لئے قرآن شریف فرماتا ہے- (اے ایمان والو تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ رہو) اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اتقاء کے مدارج کامل طور پر کبھی حاصل نہیں ہو سکتے جب تک صادق کی معیت اور صحبت نہ ہو، کیونکہ اس کی صحبت میں رہ کر وہ اس کے انفاس طیبہ عقد ہمت اور توجہ سے فائدہ اٹھاتا ہے-

(ملفوظات جلد دوم ص 163)

انسان کو انوار و برکات سے حصہ نہیں مل سکتا جب تک وہ اسی طرح عمل نہ کرے جس طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کونوا مع الصادقین بات یہی ہے کہ خمیر سے خمیر لگتا ہے اور یہی قاعدہ ابتداء سے چلا آتا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو آپ کے ساتھ انوار و برکات تھے جن میں صحابہ نے بھی حصہ لیا پھر اسی طرح خمیر کی لاگ کی طرح آہستہ آہستہ ایک لاکھ تک ان کی نوبت پہنچی-

(ملفوظات جلد دوم ص 518)

طلباء کے لئے رہائش کا انتظام

پاکستان بھر میں احمدی طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد جن کی اکثریت اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے کوشاں ہے کو بڑے شہروں میں (بالخصوص لاہور، راولپنڈی، کراچی اسلام آباد وغیرہ) رہائش کے مسائل درپیش ہیں- ان طلباء کے لئے جن کے اپنے تعلیمی ادارہ جات میں رہائش کا انتظام نہ ہے ایسے احمدی احباب کی خدمات کی ضرورت ہے جو کہ اپنے گھر کے کسی حصہ میں ایسے ضرورت مند احمدی طلباء کو بطور Paying Guest جگہ دے سکیں- اس طرح احمدی طلباء کے مسئلہ کو کسی حد تک کم کیا جا سکتا ہے-

جو احمدی احباب احمدی طلبہ کی اس طرح مدد کرنا چاہیں وہ فوری طور پر نظارت تعلیم کو اپنے مندرجہ ذیل کوائف سے مطلع فرماویں-

(i) نام پتہ (ii) مذکورہ جگہ کا مکمل ایڈریس (iii) کتنے طلبہ کو جگہ فراہم کر سکیں گے (iv) کتنے کمرے فراہم کر سکتے ہیں (v) کس قدر ماہوار کرایہ لیں گے (vi) کیا سوئی گیس پانی بجلی کے چارجز اس کرایہ میں شامل ہوں گے (vii) کیا کھانے کا انتظام بھی کر سکیں گے (viii) ٹیلی فون کی سہولت ہوگی- (ix) دیگر سہولیات کیا کیا فراہم ہوں گی-

(نظارت تعلیم)

اعلانات کے سلسلہ میں گزارش

احباب کرام سے گزارش ہے کہ الفضل میں اعلانات کی اشاعت کے لئے درج ذیل امور کو مدنظر رکھیں-

1- اعلان نکاح کے ہمراہ نکاح فارم کی فوٹو کاپی بھجوائیں-

2- ولادت وفات، بیماری و تقریب شادی کے اعلان پر صدر جماعت / امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے-

3- نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء رزلٹ کارڈ (یا کوئی اور ثبوت مثلاً دستخط پرنسپل) کی کاپی مع تصدیق صدر جماعت یا امیر صاحب بھجوایا کریں-

(ایڈیٹر الفضل)

کابوسانکی گنی بساؤ میں

احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح

رپورٹ: رشید احمد طیب مربی سلسلہ گنی بساؤ

خلافت رابعہ کے دور کی عظیم تحریکات میں سے ایک شاندار تحریک "تعمیر بیوت الذکر" کے تحت جماعت احمدیہ گنی بساؤ بھی دیگر ممالک کے شانہ بشانہ بیوت الذکر کی تعمیر میں سرگرم عمل ہے۔ چنانچہ گنی بساؤ میں اس سلسلہ کی دوسری بیت کی تعمیر پایہ تکمیل کو پہنچی اور مورخہ 23 مارچ 2001ء بروز جمعۃ المبارک اس بیت کی افتتاحی تقریب منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی، جو کہ ملک کے جنوبی ریجن کے گاؤں کابوسانکی ٹانڈا (Cabusanki Tanda) میں تعمیر کی گئی ہے اور اس کی تعمیر کے کام کو مکرم حمید احمد صاحب چھینہ ماہر تعمیرات اور ان کے بیٹے مکرم امین احمد چھینہ صاحب واقفین زندگی نے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

بیت کے ہال میں قریباً دو صد نمازیوں کی گنجائش ہے اور ساتھ ہی وسیع صحن میں بھی کثیر تعداد سما سکتی ہے۔ نہایت سادہ مگر دلکش خوبصورت طرز تعمیر سے تعمیر شدہ یہ بیت گھنے اور بڑے بڑے درختوں کے علاقہ میں آباد گاؤں میں بہت ہی خوبصورت منظر پیش کرتی ہے۔

افتتاحی تقریب

بیت کے افتتاح کی باقاعدہ تقریب مورخہ 23 مارچ 2001ء بروز جمعۃ المبارک منعقد ہوئی لیکن 22 مارچ کی رات تک اردگرد کے گاؤں سے مہمانوں کی ایک کثیر تعداد تشریف لا چکی تھی۔ چنانچہ ان کے ذوق کو مدنظر رکھتے ہوئے اس رات ایک تربیتی جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔

ضمناً عرض ہے کہ افریقی احمدی اس قسم کے اجتماعی دینی پروگراموں میں شامل ہونے کے بہت رسیا ہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ گنی بساؤ نے اس ذوق کو اس طرح سے مثبت رنگ میں استعمال کرنا شروع کیا ہے کہ عموماً بیوت الذکر کے افتتاحی وغیرہ جیسے پروگراموں میں ایک دن قبل مہمانوں کو مدعو کر کے رات کو تربیتی جلسہ منعقد کیا جاتا ہے جس میں زیادہ تر مقامی معلمین اور دیگر صاحب علم افراد کو تقاریر وغیرہ کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ اور اس طریق سے خداتعالیٰ کے فضل سے تربیت کے میدان میں ہمیں بہت اچھے نتائج حاصل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اس جلسہ میں معلمین نے مختلف تربیتی امور اور اعتقادی مسائل پر تقاریر کیں اور یہ پروگرام رات بارہ بجے تک جاری رہا۔ قریباً 250 مہمان اور قریباً اتنے ہی مقامی احباب نے شرکت کی۔ نیز ہمسایہ ملک گنی کناکری سے بھی بعض افراد شامل ہوئے۔

مکرم حمیداللہ ظفر صاحب امیر و مشنری انچارج گنی بساؤ، مربیان سلسلہ مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب، مکرم ناصر احمد کاہلوں صاحب، خاکسار رشید احمد طیب، مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب اور مکرم عبدالحمید چھینہ صاحب واقف زندگی بھی اس شام افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے کابوسانکی ٹانڈا پہنچ گئے تھے۔

حسب پروگرام مورخہ 23 مارچ بروز جمعۃ المبارک اس بیت کا باقاعدہ افتتاح نماز جمعہ کی ادائیگی سے ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی اور اپنے خطبہ میں جماعت احمدیہ کی تعمیر بیوت کے عالمی منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے تعمیر مساجد کی اہمیت و برکات قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیں۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد اس تقریب میں شرکت کے لئے خصوصی طور پر مدعو کئے گئے ریجن ہذا کے گورنر مکرم موسیٰ کمارا صاحب نے احباب سے خطاب کیا جس میں انہوں نے اہل گاؤں اور جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کی اور اپنی اور حکومت کی جانب سے شکریہ بھی ادا کیا۔ اور یقین دلایا کہ ان کی حکومت ہر ممکن حد تک جماعت احمدیہ کے اس ملک و عوام کی خدمت کے منصوبوں میں تعاون کرے گی۔ بعدہ پریذیڈنٹ سیکٹر کسین (Casin) نے بھی اپنے خطاب میں اسی قسم کے خیالات و جذبات کا اظہار کیا۔

اس تقریب کا اختتام اجتماعی دعا سے ہوا۔ اس کے بعد احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جس کے بعد مہمان اپنے اپنے علاقوں کی طرف روانہ ہونے شروع ہو گئے۔

مہمان نوازی و دیگر انتظامات

بیت کے افتتاح میں شرکت کے لئے آنے والے مہمانوں کے بیٹھنے اور قیام وغیرہ کے سلسلہ میں مقامی افراد نے وقار عمل کر کے جگہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ نیز بیت کے اردگرد کے ماحول کی صفائی وغیرہ کا کام گاؤں کے بچوں اور نوجوانوں نے سرانجام دیا اور مہمانوں کی خدمت میں طعام پیش کرنے کے سلسلہ میں خواتین و حضرات کی مشترکہ کوششوں سے تین وقت کا کھانا پکانے کا کام عمدہ طریق سے انجام دیا گیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ذرائع ابلاغ

اس تقریب کی رپورٹنگ کے لئے نیشنل ٹیلی ویژن کے نمائندے، نیشنل ریڈیو اور ملک کی دو بڑے اخبارات "نو پنچا" (No Pincha) اور "روزنامہ بساؤ" (Diaro De Bissau) کے نمائندگان مذکورہ گاؤں پہنچے اور تقریب کے مختلف حصوں کی ریکارڈنگ کے بعد مکرم امیر صاحب، گورنر ریجن اور مقامی احباب کے نمائندوں کے تاثرات وغیرہ بھی ریکارڈ کئے اور پھر ریڈیو نیشنل نے اپنی خبروں میں متعدد بار تفصیلات کے ساتھ اس تقریب کی خبر کو نشر کیا۔ اور امیر صاحب کے خطبہ کے حصے اور انٹرویو بھی نشر کیا۔ اسی طرح ٹیلی ویژن نے اپنے خبرنامہ میں تصویری

باقی صفحہ 7 پر

جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء

ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے "Live" پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پہلا دن 24 اگست بروز جمعہ

تقریب پرچم کشائی 4-50 سہ پہر

خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ 5-00 بجے شام

تلاوت و ترجمہ 8-00 بجے شب

نظم 8-10 بجے شب

تقریر: محترم نصیر احمد قمر صاحب

عنوان: ملینیئم سکیم اور جماعت کا والہانہ استقبال 8-20 بجے شب

تقریر: محترم نواب منصور احمد خان صاحب

عنوان: مشرقی یورپ میں احمدیت کا روشن مستقبل 8-40 بجے شب

نظم 9-10 بجے شب

تقریر: محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

عنوان: ہستی باری تعالیٰ کے دلائل 9-20 بجے شب

اعلانات 9-50 بجے شب

دوسرا دن 25 اگست بروز ہفتہ

اجلاس اول

تلاوت قرآن کریم و ترجمہ 1-00 بجے دن

نظم 1-10 بجے دن

تقریر: محترم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب

عنوان: سیرت النبیؐ 1-20 بجے دن

تقریر: محترم منیرالدین شمس صاحب

عنوان: جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن 1-45 بجے دن

نظم 2-00 بجے دن

تقریر: محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب 2-00 بجے دن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ سے خطاب 2-45 بجے دن

اجلاس دوم

تلاوت و ترجمہ 8-00 بجے شب

نظم 8-10 بجے شب

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 8-20 بجے شب

تیسرا دن 26 اگست بروز اتوار

اجلاس اول جرمن سیشن

استقبالیہ کلمات و تقریر ہدایت اللہ ہیوبش صاحب (دین حق) مستقبل کا مذہب 1-30 بجے دن

تلاوت قرآن کریم و ترجمہ 2-00 بجے دن

مجلس سوال و جواب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ 2-00 بجے دن

عالمی بیعت 4-40 سہ پہر

اختتامی اجلاس

تلاوت و ترجمہ 8-00 بجے شب

نظم 8-10 بجے شب

اختتامی خطاب و دعا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: 8-20 بجے شب

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

مرتبہ: مبشر احمد خالد صاحب

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

کتاب البریہ

کل صفحات

یہ معرکۃ الآراء کتاب روحانی خزائن جلد نمبر 13 کے 1 تا صفحہ 368 پر مشتمل ہے۔

سن تالیف واشاعت

یہ کتاب 1892ء کے آخری مہینوں میں تالیف کی گئی۔ اور 24 جنوری 1898 کو شائع ہوئی۔

غرض تالیف

یہ کتاب حضرت مسیح موعود نے مقدمہ اقدام قتل منجانب ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے فیصلہ کے بعد عوام الناس کو اس مقدمہ کی تمام تفصیلات سے آگاہ کرنے کے لئے تالیف فرمائی۔ اور اس مقدمہ سے اپنی بریت کو ایک الٰہی نشان قرار دیا۔

خلاصہ مضامین

یہ کتاب ایک نہایت عظیم الشان نشان الٰہی کی حامل ہے۔ جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ اس میں آپ نے علاوہ رودادِ مقدمہ مذکورہ کے باطل عقائد کی نہایت لطیف انداز میں ایسی تردید کی ہے جس کا جواب ممکن نہیں اور اس الزام کا بھی تفصیلی جواب دیا ہے جو مخالفین کی طرف سے دوران مقدمہ آپ پر لگایا گیا تھا لیکن آپ کو اس الزام کے جواب دینے کا کوئی موقعہ نہ تھا۔ وہ الزام یہ تھا کہ آپ نے اپنی کتابوں میں سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اس الزام کی تردید کرتے ہوئے آپ نے بطور نمونہ مخالفین کی ان بے ادبیوں اور گالیوں اور توہین آمیز کلمات کا بھی ذکر کیا ہے جو انہوں نے اپنی تالیفات میں ہمارے بزرگوں کی شان میں استعمال کئے ہیں۔

پھر آپ نے اس کتاب میں اپنے خاندانی اور ذاتی سوانح بیان کرنے کے علاوہ مختلف مذاہب میں مصالحانہ فضا پیدا کرنے کے لئے گورنمنٹ کی خدمت میں چند تجاویز لکھی ہیں جو اس کے ص346 پر درج ہیں۔

چند تعلیمی وتربیتی اقتباسات

1- روحانی اور جسمانی زندگی میں مشابہت

''ہماری روحانی زندگی کی طرز ہماری جسمانی زندگی کی طرز سے نہایت مشابہ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جگہ ایک ہی مزاج اور طبیعت کی اغذیہ اور ادویہ پر زور مارنے سے ہماری صحت بحال نہیں رہ سکتی۔ اگر ہم دس یا بیس روز متواتر ٹھنڈی چیزوں کے کھانے پر ہی زور دیں اور گرم غذاؤں کا کھانا حرام کی طرح اپنے نفس پر کر دیں تو ہم جلد تر کسی سرد بیماری میں جیسے فالج اور لقوہ اور رعشہ اور صرع وغیرہ میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اور ایسا ہی اگر ہم متواتر گرم غذاؤں پر زور دیں یہاں تک کہ پانی بھی گرم کرکے ہی پیا کریں تو بلاشبہ کسی مرض حار میں گرفتار ہو جائیں گے سوچ کر دیکھو کہ ہم اپنے جسمانی تمدن میں کیسے گرم اور سرد اور نرم اور سخت اور حرکت اور سکون کی رعایت رکھتے ہیں اور کیسی یہ رعایت ہماری صحت بدنی کے لئے ضروری پڑی ہوئی ہے۔ پس یہی قاعدہ صحت روحانی کے لئے برتنا چاہئے۔ خدا نے کسی بری قوت کو ہمیں نہیں دیا۔ اور درحقیقت کوئی بھی قوت بری نہیں صرف اس کی بد استعمالی بری ہے۔ مثلاً تم دیکھتے ہو کہ حسد نہایت ہی بری چیز ہے۔ لیکن اگر ہم اس قوت کو برے طور پر استعمال نہ کریں تو یہ صرف اس رشک کے رنگ میں آ جاتی ہے جس کو عربی میں غبطہ کہتے ہیں۔ یعنی کسی کی اچھی حالت دیکھ کر خواہش کرنا کہ میری بھی اچھی حالت ہو جائے۔ اور یہ خصلت اخلاق فاضلہ میں سے ہے۔ اسی طرح تمام اخلاق ذمیمہ کا حال ہے کہ وہ ہماری ہی بد استعمالی یا افراط اور تفریط سے بدنما ہو جاتی ہیں۔ اور موقعہ پر استعمال کرنے اور حد اعتدال پر لانے سے وہی اخلاق ذمیمہ اخلاق فاضلہ کہلاتے ہیں۔'' (ص66)

2- ہدایت کے تین اسباب

''ہم کئی دفعہ لکھ چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کی راہ یا یوں کہو کہ ہدایت کے اسباب اور وسائل تین ہیں۔ یعنے ایک یہ کہ کوئی گم گشتہ محض خدا کی کتاب کے ذریعہ سے ہدایت یاب ہو جائے۔ اور دوسرے یہ کہ اگر خدا تعالیٰ کی کتاب سے اچھی طرح سمجھ نہ سکے تو عقلی شہادتوں کی روشنی اس کو راہ دکھلا دے۔ اور تیسرے یہ کہ اگر عقلی شہادتوں سے بھی مطمئن نہ ہو سکے تو آسمانی نشان اس کو اطمینان بخشیں۔ یہ طریق ہیں جو بندوں کے مطمئن کرنے کے لئے قدیم سے عادۃ اللہ میں داخل ہیں یعنے ایک سلسلہ کتب ایمانیہ جو سماع اور نقل کے رنگ میں عام لوگوں تک پہنچتا ہے جن کی خبروں اور ہدایتوں پر ایمان لانا ہر ایک مومن کا فرض ہے اور ان کا مخزن اتم اور اکمل قرآن شریف ہے۔ دوسرا سلسلہ معقولات کا جس کا منبع اور ماخذ دلائل عقلیہ ہیں۔ تیسرا سلسلہ آسمانی نشانوں کا جس کا سرچشمہ نبیوں کے بعد ہمیشہ امام الزمان اور مجدد الوقت ہوتا ہے۔ (ص49)

3- خدا بڑا زبردست اور قوی ہے

درحقیقت وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے۔ دشمن کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے ان کو ہلاک کر دوں اور بد اندیش ارادہ کرتا ہے کہ میں ان کو کچل ڈالوں۔ مگر خدا کہتا ہے کہ اے نادان کیا تو میرے ساتھ لڑے گا؟ اور میرے عزیز کو ذلیل کر سکے گا؟ درحقیقت زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا مگر وہی جو آسمان پر پہلے ہو چکا۔ اور کوئی زمین کا ہاتھ اس قدر سے زیادہ لمبا نہیں ہو سکتا جس قدر کہ وہ آسمان پر لمبا کیا گیا ہے۔ پس ظلم کے منصوبے باندھنے والے سخت نادان ہیں جو اپنے مکروہ اور قابل شرم منصوبوں کے وقت اس برتر ہستی کو یاد نہیں رکھتے جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتہ بھی گر نہیں سکتا۔ لہٰذا وہ اپنے ارادوں میں ہمیشہ ناکام اور شرمندہ رہتے ہیں اور ان کی بدی سے راستبازوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا بلکہ خدا کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور خلق اللہ کی معرفت بڑھتی ہے وہ قوی اور قادر خدا اگرچہ ان آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا مگر اپنے عجیب نشانوں سے اپنے تئیں ظاہر کر دیتا ہے۔ (ص19-20)

4- نصیحتوں کا خلاصہ

ہماری تمام نصیحتوں کا خلاصہ تین امر ہیں

اول یہ کہ خدا تعالیٰ کے حقوق کو یاد کرکے اس کی عبادت اور اطاعت میں مشغول رہنا۔ اس کی عظمت کو دل میں بٹھانا۔ اور اس سے سب سے زیادہ محبت رکھنا اور اس سے ڈر کر نفسانی جذبات کو چھوڑنا اور اس کو واحد لاشریک جاننا اور اس کے لئے پاک زندگی رکھنا اور کسی انسان یا دوسری مخلوق کو اس کا مرتبہ نہ دینا۔ اور درحقیقت اس کو تمام روحوں اور جسموں کا پیدا کرنے والا اور مالک یقین کرنا۔

دوم یہ کہ تمام بنی نوع سے ہمدردی کے ساتھ پیش آنا۔ اور حتی المقدور ہر ایک سے بھلائی کرنا اور کم سے کم یہ کہ بھلائی کا ارادہ رکھنا۔ سوم یہ کہ جس گورنمنٹ کے زیر سایہ خدا نے ہم کو کر دیا ہے(۔) اس کی سچی خیر خواہی کرنا اور ایسے مخالف امن امور سے دور رہنا جو اس کو تشویش میں ڈالیں۔ یہ اصول ثلٰثہ ہیں جن کی محافظت ہماری جماعت کو کرنی چاہئے اور جن میں اعلیٰ سے اعلیٰ نمونے دکھلانے چاہئیں۔

5- مذہبی رواداری

''یہ بات بالکل سچ ہے کہ اگر سخت الفاظ کے مقابل پر دوسری قوم کی طرف سے کچھ سخت الفاظ استعمال نہ ہوں تو ممکن ہے کہ اس قوم کے جاہلوں کا غیظ وغضب کوئی اور راہ اختیار کرے۔ مظلوموں کے بخارات نکلنے کے لئے یہ ایک حکمت عملی ہے کہ وہ بھی مباحثات میں سخت حملوں کا سخت جواب دیں۔ لیکن یہ طرز پھر بھی کچھ بہت قابل تعریف نہیں بلکہ اس سے تحریرات کا روحانی اثر گھٹ جاتا ہے اور کم سے کم نقصان یہ ہے کہ اس سے ملک میں بد اخلاقی پھیلتی ہے۔ یہ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ عام طور پر ایک سخت قانون جاری کرکے ہر ایک مذہبی گروہ کو سخت الفاظ کے استعمال سے ممانعت کر دے تا کہ کسی قوم کے پیشوا اور کتاب کی توہین نہ ہو۔ ایسے قانون سے ملک میں بہت امن پھیل جائے گا اور مفسد طبع فتنہ انگیز لوگوں کے موقعے بند ہو جائیں گے''۔ (ص14)

6- حفظ امن کے لئے ایک تجویز

''حفظ امن کے لئے ہر ایک قوم کا فرض ہے کہ فتنہ انگیز تحریروں سے اپنے تئیں بچائے۔ پس جو شخص اس نوٹس کے شائع ہونے کے بعد بھی اپنے تئیں سخت الفاظ اور بدزبانی اور توہین سے روک نہ سکے ایسا شخص درحقیقت گورنمنٹ کے مقاصد کا دشمن اور فتنہ پسند آدمی ہے۔ اور عدالت کا فرض ہو گا کہ امن کو قائم رکھنے کے لئے اس کی گوشمالی کرے۔

بحث کرنے والوں کے لئے یہ بہترین طریق ہو گا کہ کسی مذہب پر بے ہودہ طور پر اعتراض نہ کریں بلکہ ان کی مسلّم اور معتبر کتابوں کی رو سے ادب کے ساتھ اپنے شبہات پیش کریں اور ٹھٹھے اور ہنسی اور توہین سے اپنے تئیں بچاویں اور مباحثات میں حکیمانہ طرز اختیار کریں اور ایسے اعتراض بھی نہ کریں جو ان کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں''۔

(ص15)

آ آ کہ تری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں
آ آ کہ تجھے سینہ سے ہم اپنے لگائیں
تو آئے تو ہم تجھ کو سر آنکھوں پہ بٹھائیں
جاں نذر میں دیں تجھ کو تجھے دل میں بسائیں
ہیں مغرب و مشرق کے تو معشوق ہزاروں
بھاتی ہیں مگر آپ کی ہی مجھ کو ادائیں
رحمت کی طرف اپنی نگہ کیجئے آقا
جانے بھی دیں کیا چیز ہیں یہ میری خطائیں

(کلام محمود)

نہ بجھا سکیں انہیں آندھیاں جو چراغ ہم نے جلائے تھے

تاریخ پاکستان اور مشاہیر جماعت احمدیہ کی خدمات

چوہدری ظفراللہ خان کی کوشش سے اقوام متحدہ میں منظور شدہ قراردادیں ہی مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل ہیں

محترم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

خدا تعالیٰ کے فضل سے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان مسئلہ کشمیر کے صحیح معنوں میں چیمپین تھے اور اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم پر بھارت کی عیاریوں اور مکاریوں کے مقابل پر انہوں نے اقوام متحدہ سے کشمیریوں کے لئے حق خودارادیت کی جو قراردادیں منظور کرائیں وہ ان کی عظیم کامیابی اور مستقل فتح کا ثبوت ہیں اس لئے کہ حق خودارادیت کشمیریوں کا پیدائشی اور قدرتی حق ہے جسے حق وانصاف کے بین الاقوامی اصولوں کی سند حاصل ہے۔ پس چوہدری صاحب کی اہل کشمیر کے لئے اس شاندار خدمت سے کبھی انکار نہیں کیا جاسکتا اور چوہدری صاحب کی اس خدمت اور کامیاب وکالت کی تمکنت مسئلہ کشمیر کے حق وانصاف کی بنیاد پر حل ہو جانے تک کسی صورت ماند نہیں پڑ سکتی۔ بزرگ اور جہاندیدہ صحافی جناب م۔ش (مرحوم) نے کتنی سچی بات کہی ہے "آج ہم کشمیر کے متعلق سیکورٹی کونسل کی جس قرارداد کو (مسئلہ) بنا کر کشمیر کی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اسے سیکورٹی کونسل سے متفقہ طور پر پاس کروانے میں ظفراللہ خان کا ہاتھ تھا۔"

("نوائے وقت میگزین" مورخہ 6 مئی 1990ء)

ان قراردادوں کی اہمیت کے متعلق اہم بیانات اور مطالبات ملاحظہ فرمائیں۔

اسلامی سربراہی کانفرنس کی مکمل حمایت

"نوائے وقت سنڈے میگزین" مورخہ 12 نومبر 2000ء میں مختلف اوقات میں ہونے والی اسلامی سربراہی کانفرنسوں سے متعلق ایک مفصل رپورٹ شائع ہوئی ہے۔

ساتویں سربراہی کانفرنس کے ضمن میں رپورٹ میں تحریر ہے۔

"23 مارچ 1997ء کو قیام پاکستان کی گولڈن جوبلی کے موقع پر معزول وزیراعظم نواز شریف کو اسلامی سرابراہی کانفرنس کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا........ اسلام آباد میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں فلسطین اور کشمیر کے مسئلہ پر سیر حاصل بحث ہوئی اور باقاعدہ قراردادیں منظور ہوئیں جن میں کہا گیا .... اسلامی سربراہ کشمیری عوام کے بنیادی حقوق اور حق خودارادیت کی حمایت کرتے ہیں۔ کشمیر میں بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی مذمت کرتے ہوئے یہ بھی کہا گیا کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے غاصبانہ قبضہ کے دوران کسی بھی قسم کا سیاسی عمل یا انتخابات کشمیری عوام کے حق خودارادیت کا نعم البدل نہیں ہو سکتے"۔

(نوائے وقت سنڈے میگزین" 12 نومبر 2000ء ص 3)

مرزا اسلم بیگ صاحب

پاک فوج کے سابق سربراہ جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ نے اپنے ایک خطاب میں واضح کیا ہے:

"جہادی قوتیں اور کشمیر کی سیاسی جماعتیں اس بات پر متفق ہیں کہ کشمیر کا فیصلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ہونا چاہئے"

(نوائے وقت سنڈے میگزین" مورخہ 11 فروری 2001ء ص 4)

حریت کانفرنس

حریت کانفرنس کے رہنما اور جموں وکشمیر پیپلز کانفرنس کے چیئرمین عبدالغنی لون کی ایک گفتگو "نوائے وقت سنڈے میگزین" مورخہ 7 جنوری 2001ء میں شائع ہوئی ہے۔ جناب عبدالغنی لون نے بتایا: "1989ء میں جب تحریک آزادی شروع ہوئی تو ہم نے اپنے آئین کو بدل دیا اور حق خودارادیت کے مطالبہ کا اعلان کیا۔ آزادی کا مطالبہ کرنے والی سب جماعتیں کل جماعتی حریت کانفرنس کے نام سے متحد ہو چکی ہیں"۔ سلسلہ گفتگو جاری رکھتے ہوئے عبدالغنی لون نے کہا "میں نے نظامی صاحب (ایڈیٹر نوائے وقت"۔ ناقل) کو بھی بتایا کہ آپ ہمیں اس انداز سے نہ دیکھیں کہ رائے شماری ہوئی تو کیا ہوگا؟ ایسا وقت آیا تو میں خود لوگوں کے سامنے قرآن لے کر جاؤں گا کہ پاکستان کے ساتھ الحاق کے حق میں فیصلہ دیں"۔

(" نوائے وقت سنڈے میگزین" 7-1-2001 ص 2)

کالم نویس رفیق غوری اپنے کالم "پس غبار" میں کل جماعتی حریت کانفرنس کے سینئر رہنما شیخ عبدالعزیز کے بارے میں لکھتے ہیں:

"ان سے پوچھا جائے کہ مسئلہ کشمیر کا حل کیا ہے تو وہ دوٹوک جواب دیتے ہیں کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عملدرآمد ہی اس مسئلے کا بہترین حل ہے"۔

("نوائے وقت" 20 مئی 2001ء)

حزب المجاہدین کے کمانڈر عبدالمجید ڈار

"مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے خلاف برسرپیکار تنظیم حزب المجاہدین کے آپریشنل کمانڈر عبدالمجید ڈار نے کہا ہے کہ بھارت کو کشمیری عوام کو حق خودارادیت دینا ہوگا۔ ہم اس سے کم کسی بات پر راضی نہیں ہوں گے"۔

("نوائے وقت" مورخہ 8 اپریل 2001ء ص 1)

متحدہ جہاد کونسل کے سربراہ کا اعلان

"متحدہ جہاد کونسل کے سربراہ اور حزب المجاہدین کے سپریم کمانڈر سید صلاح الدین .... نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کا صرف اور صرف ایک حل ہے کہ کشمیر کے عوام کو ان کی مرضی کے مطابق یہ مسئلہ حل کرنے کا حق دیا جائے۔ کشمیری عوام چاہتے ہیں کہ انہیں فیصلہ کرنے کا حق دیا جائے کہ وہ بھارت کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں یا پاکستان کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ یو۔این۔او کی قرارداد میں یہی دو آپشن ہیں"۔

("نوائے وقت" 22 جون 2001ء ص 11)

لشکر طیبہ کے سربراہ کا موقف

"لشکر طیبہ کے سربراہ حافظ محمد سعید نے کہا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کا واحد حل یہ ہے کہ اقوام متحدہ کی قراداد کے مطابق کشمیریوں کو حق خودارادیت دیا جائے .... جب تک کشمیری عوام کو حق خودارادیت نہیں ملتا اس وقت تک کشمیر میں جہاد جاری رہے گا"۔

(روزنامہ نوائے وقت مورخہ 25 جون 2001ء ص آخر ص 8)

متحدہ جہاد کونسل کے رہنما کا اعلان

"شیخ جمیل الرحمٰن نے کہا........ بھارت اگر کشمیر سے اپنی فوج کی واپسی، تحریک آزادی کشمیر کے دوران گرفتار کئے گئے تمام افراد کی رہائی اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق سہ فریقی مذاکرات پر رضامند ہوتا ہے تو ہم مثبت ردعمل ظاہر کریں گے"

("نوائے وقت" مورخہ 27 جون 2001ء ص 8)

صدر جنرل مشرف کے مشاورتی رابطے

"ایک حکومتی ترجمان نے 'آن لائن' سے خصوصی بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ جنرل مشرف نے رواں ہفتے میں اخباری مدیروں، تمام سیاسی جماعتوں، دینی و مذہبی تنظیموں اور کشمیری جماعتوں سے دورۂ بھارت کے حوالے سے جو بات چیت کی ہے وہ انتہائی مفید رہی۔ صدر مملکت اس بات پر مطمئن ہیں کہ پوری قوم اور ملک کے تمام طبقے مسئلہ

باقی صفحہ 7 پر

بلند ترین پہاڑ - دشوار گزار راستے، خطرناک گلیشیئر، مسلسل چڑھائی اور ایڈونچر سے بھرپور سفر

ربوہ سے کے ٹو بیس کیمپ تک

دنیا کی نمبر 2 اور پاکستان کی بلند ترین چوٹی ''کے ٹو'' کے بیس کیمپ تک پہنچنے والے احمدی نوجوانوں کی دلچسپ روئیداد

محمد لطیف قیصر صاحب

قسط دوم آخر

گورو کی ویران کیمپ سائیٹ

اونچے نیچے پتھریلے، برفیلے اور گیلے راستے سے ہوتے ہوئے ہم تمام لوگ تقریباً 7.00 بجے تک گورو 1 کی ویران کیمپ سائیٹ پر تھے۔ سطح سمندر سے 4300 میٹر کی بلندی پر برف کے اوپر گزاری جانے والی یہ ہماری پہلی رات تھی۔ آج تھکاوٹ کی وجہ سے جلدی اور گہری نیند نے آ لیا۔ اس لئے معلوم نہ ہو سکا کہ آج رات بارش ہوئی یا نہیں۔

کنکورڈیا کی طرف روانگی

صبح ساڑھے آٹھ بجے ہم اپنی منزل کنکورڈیا کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ پچھلے روز ہی کی طرح کا ہے۔ دو گھنٹے کے بعد ''گورو 2'' کی کیمپ سائیٹ آتی ہے۔ جس سے چند منٹ قبل فوجی کیمپ ہے۔ تقریباً ایک گھنٹہ فوجی کیمپ میں گزارنے کے بعد ہم پھر کنکورڈیا کی طرف چل رہے تھے۔ گورے 1 سے ہی آپ کو عظیم چوٹیاں دکھائی دینی شروع ہو جاتی ہیں۔ دائیں ہاتھ پر خوبصورت مشہ بروم پیک (7821m) بالکل سامنے گشہ بروم 4 (7929m) اور پیچھے مڑ کر دیکھا جائے تو پایئو پیک (6610m) ٹرنگو ٹاورز (6617m)، الی بہاؤ ٹاورز اور نیم لیس ٹاورز نظر آتے ہیں۔ کنکورڈیا وہ جگہ ہے جہاں سے موسم صاف ہونے پر ان تمام چوٹیوں کے علاوہ براڈ پیک (8051m) اور کے ٹو (8611m) کا بھرپور نظارہ کیا جا سکتا ہے جو ہم نہ کر سکے۔ کیونکہ جب شام چار بجے ہم کنکورڈیا پہنچے تو ہر چیز بادلوں کے غلاف میں لپٹی ہوئی تھی۔

کے ٹو کا خراب موسم

ٹریکنگ اور کوہ پیمائی میں دو چیزیں ہوتی ہیں جو کہ عموماً ناکامی کا باعث بنتی ہیں ایک بلندی کی بیماریاں اور دوسرے موسم پچھلے تقریباً ایک ماہ سے کے ٹو پر موسم خراب چلا آ رہا تھا جس کی وجہ سے اکثر کوہ پیما ناکام لوٹ رہے تھے۔ کنکورڈیا میں اس وقت مختلف ملکوں کے باشندوں کے علاوہ بی بی سی (B.B.C) کی تین رکنی ٹیم بھی موجود تھی۔ یہ ٹیم کے ٹو کی تاریخ پر کوئی فلم بنا کر صبح واپس جا رہی تھی۔

کنکورڈیا کا تعارف

سطح سمندر سے 4700 میٹر کی بلندی پر کنکارڈیا ایک بہت بڑا چوک ہے۔ جہاں پانچ گلیشیئر بالتورو، گاڈون آسٹن، وائن، براڈ پیک اور گیشا بروم 4 کے گلیشیئرز آ کر ملتے ہیں یہاں پہنچ کر بائیں جانب K2 (8611m) کا خوبصورت تکونی پہاڑ دیکھ سکتے ہیں۔ دنیا کے دوسرے نمبر اور پاکستان کے پہلے نمبر کی یہ چوٹی 1954ء میں پہلی مرتبہ اٹلی کے دو ممبرز نے سر کی۔ تکنیکی لحاظ سے یہ دنیا کا مشکل ترین پہاڑ ہے۔ اور آٹھ ہزار میٹر سے بلند اس پہاڑ پر دیگر پہاڑوں کے مقابلہ میں شرح اموات سب سے زیادہ ہے۔ مقامی لوگ اس کو شاہ گوری یعنی پہاڑوں کا بادشاہ کہتے ہیں۔ کے ٹو کے دائیں طرف براڈ پیک (8060) میٹر ہے۔ براڈ پیک کے ساتھ کنکورڈیا کی کیمپ سائیٹ کے بالکل سامنے گیشا بروم 4 (7929m) سایہ کئے ہوئے ہے۔ کنکورڈیا سے 15 کلومیٹر کے قطر میں (41) اکتالیس چوٹیاں ایسی ہیں جن کی بلندی چھ ہزار پانچ سو میٹر سے زائد ہے۔ کنکارڈیا میں رات کو درجہ حرارت منفی ڈگری میں چلا جاتا ہے اس وجہ سے رات شدید مشکل میں گزاری۔

اطالوی گروپ کی رفاقت

اگلے روز صبح سویرے ہمارا کے ٹو کے بیس کیمپ تک جانے کا پروگرام تھا۔ چونکہ ہمارا اپنا کوئی گائیڈ نہ تھا اور آگے کا راستہ غیر واضح تھا اس لئے میں نے اور لطفی نے اٹلی کی ٹیم کے ساتھ K2 تک جانے کا فیصلہ کیا۔ ڈاکٹر صاحب اور نصیر دونوں ہی آج کا دن اپنے گھٹنوں کو آرام دینا چاہتے تھے اس لئے ان کو سوتا چھوڑ کر ہم نکل آئے۔ اطالوی ٹیم کا لیڈر جوزف پیشہ کے اعتبار سے نیوکلیئر انجنیئر تھا اور ایک شریف انسان تھا کیونکہ اس نے خوشی ہمیں اپنی ٹیم میں شامل کر لیا۔ اس طرح صبح چھ بج کر پندرہ منٹ پر چھ عدد اطالوی اور دو عدد پاکستانیوں پر مشتمل یہ ٹیم کے ٹو کے بیس کیمپ کے لئے روانہ ہوئی۔ کنکورڈیا سے نکلتے ہی راستہ غیر واضح ہو جاتا ہے۔ یہ کے ٹو کے ٹریک کا سب سے خطرناک راستہ ہے کیونکہ راستہ غیر واضح ہونے کے ساتھ ساتھ یہاں خطرناک برفانی دراڑیں بھی ہیں۔ شروع کے اس راستے کے بعد راستہ قدرے واضح اور گاڈون آسٹن گلیشیئر کے پتھروں پر ہے۔ گوروں کے اس گروپ کے ساتھ جاتے ہوئے ہمیں صرف ایک پرابلم رہی تھی کہ تمام اطالوی حضرات آپس میں اطالوی زبان میں ہی گفتگو کرتے تھے اور ہمارے ساتھ کبھی کبھی اپنی توتلی انگریزی میں مخاطب ہو جاتے۔ آپس میں بات کرتے ہوئے جب وہ کسی بات پر ہنستے تو ہمیں خواہ مخواہ یوں محسوس ہوتا جیسے وہ ہم پر ہنس رہے ہوں۔ تین گھنٹے کے بعد ہم براڈ پیک کے بیس کیمپ پر تھے جہاں ہنگری اور جاپانی ٹیمیں چڑھائی کر رہی تھیں۔ بیس کیمپ پر موجود یونٹ کے رابطہ افسر میجر شہزاد نے چائے کی بھرپور آفر کی مگر ہم دونوں واپسی کے لئے بکنگ کروا کر اطالویوں کے ساتھ ہی آگے چل پڑے۔

کے ٹو بیس کیمپ پر

قدرے سیدھے، پتھریلے اور برفیلے راستے سے ہوتے ہوئے ٹھیک پانچ گھنٹوں کے بعد یعنی سوا گیارہ بجے ہم کے ٹو کے بیس کیمپ (5100m) پر تھے۔ بیس کیمپ پر پہنچ کر تمام ممبرز بکھر گئے۔ میں نے اور لطفی نے سیدھا پہلے ٹینٹ کا رخ کیا جہاں رنگ برنگے گورے نظر آ رہے تھے۔ شمالی علاقوں میں ہر جگہ غیر ملکیوں کے لئے ''گورے'' کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ خواہ وہ ہماری ہی رنگت جیسے ہسپانوی ہی کیوں نہ ہوں۔ مجھے خدشہ ہے کہ اگر کوئی افریقی اس طرف آ نکلے تو اس کو بھی یہ لوگ ''کالا گورا'' کہیں گے۔ خیر رنگ برنگے گوروں کی ٹیم انٹرنیشنل ٹیم تھی۔ جو امریکی، اطالوی، کورین اور ایک آدھ اور نسل پر مشتمل تھی۔ اور تقریباً بیس دنوں سے کے ٹو پر اچھے موسم کے انتظار میں تھی۔ ٹیم کے رابطہ افسر میجر علی بڑی محبت سے پیش آئے اور کرسی پر بٹھا کر چائے پلائی۔ پچھلے آٹھ دس دنوں سے پتھروں اور برفوں پر بیٹھ بیٹھ کر یہاں کرسی پر بیٹھنا بڑا عجیب لگا۔ یہاں ہمارے ساتھ ہنزہ کا رہنے والا ایک پاکستانی ساتھی آملا۔ جو کنکارڈیا ہی سے آ رہا تھا۔

اس کیمپ سے اٹھ کر ہم نے اگلے کیمپوں کے دورے کا فیصلہ کیا جو اطالوی، کورین اور جاپانی ٹیموں پر مشتمل تھے۔ کے ٹو بیس کیمپ پر پندرہ بیس کیمپوں کے علاوہ مختلف ملکوں کے جھنڈے اور بے تحاشہ رنگ برنگی جھنڈیاں لگی ہوئی تھیں اور یوں لگتا تھا کہ جیسے کوئی میلہ لگا ہو۔ موسم ابھی تک مسلسل خراب چلا آ رہا تھا۔ ہم نے کے ٹو کو ہاتھ تو لگا لیا تھا مگر ابھی تک اس کی چوٹی نظر نہ آئی تھی۔

کے ٹو سر کرنے کے راستے

کے ٹو پر چڑھنے کے کئی راستے ہیں جن میں ابرزی رج، ساؤتھ رج، اور میجک لائن کے مشہور راستے ہمارے سامنے تھے۔ 90% کوہ پیما ابرزی رج کا راستہ استعمال کرتے ہیں اور میجک لائن وہ خطرناک راستہ ہے جس پر سے اب تک صرف مشہور کوہ پیما رائن ہولڈ میغر کو کامیابی ہوئی ہے میغر دنیا کا پہلا کوہ پیما ہے جس نے آٹھ ہزار میٹر سے بلند تمام چودہ چوٹیوں کو سر کیا۔ کے ٹو کے جنوب مغربی حصہ پر بیس کیمپ سے بیس پچیس منٹ کے فاصلے پر گلکی میموریل کے نام سے ایک یادگار ہے جو کہ ان لوگوں کی یاد میں ہے جو کے ٹو پر ہلاک ہوئے۔ بیس کیمپ پر دو گھنٹے گزارنے کے بعد ہم اس میموریل پر تھے۔ یہاں مرنے والوں کے عزیزوں اور دوستوں نے ان کے نام سے دھات کی پلیٹیں میخوں کی مدد سے نصب

کی ہوئی ہیں- اس کے علاوہ پتھروں کے نیچے ایک پولش خاتون کی بھی لاش ہے- تصاویر اتروانے کے بعد یہاں سے نیچے اترا گیا اور میجر علی کی دی ہوئی پنیر، مچھلی اور بسکٹ کے ساتھ لنچ کیا گیا-

واپسی کا سفر

اطالوی اور سوئس ہم سے تقریباً آدھ گھنٹہ پہلے واپس کنکورڈیا کے لئے نکل گئے تھے- اب ہم دونوں کے ساتھ سوسیت (ہنزہ) کا رہنے والا پاکستانی ساتھی شفاء تھا- ہم نے سویا (Sovia) گلیشیئر پر اپنے واپسی کے سفر کا آغاز کیا اور تقریباً تین بج کر پندرہ منٹ پر براڈ پیک بیس کیمپ پر چائے کے لئے رکے- چائے کے دوران بارش شروع ہو گئی جس نے تقریباً دو گھنٹے تک ہمیں روکے رکھا- سوا پانچ بجے جب ہم وہاں سے چلے تو بارش قدرے ہلکی ہو چکی تھی اور موسم آہستہ آہستہ بہتر ہو رہا تھا لیکن ہمیں کنکورڈیا کے قریب اس خطرناک راستے کی پریشانی تھی- جہاں ہم روشنی ختم ہونے سے پہلے پہنچنا چاہتے تھے- سات بجے کے قریب ہم اس جگہ پر تھے اور راستہ بھول کر برفانی ٹیلوں میں خطرناک دراڑوں سے بچ رہے تھے- اب موسم صاف ہو چکا تھا کے ٹو اور براڈ پیک ملگجے میں دکھائی دے رہی تھیں لیکن اس وقت ہماری ضرورت اصل راستہ تھا- کنکورڈیا کی کیمپ سائیٹ برفانی ٹیلوں کی وجہ سے نظر نہ آتی تھی لیکن ہمیں اتنا اندازہ تھا کہ ہم قریب ہی ہیں- آدھ گھنٹے تک ادھر ادھر کوشش کر کے بالآخر میں نے SOS Signal کے طور پر وقفے وقفے سے سیٹیاں بجانی شروع کیں- جن کا ابتداء میں کوئی جواب نہ آیا- پہاڑوں میں اندھیرا بھی جلد ہو جاتا ہے اس بنا پر ہمارے لئے مشکلات پیدا ہو رہی تھیں- رات تقریباً آٹھ بجے میری سیٹی کے جواب میں دور سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور اس کے کچھ وقت کے بعد دور سے ٹارچ کی لہراتی ہوئی روشنی نظر آئی- صبح کیمپ سے نکلتے ہوئے خوش قسمتی سے میں نے بڑی ٹارچ بھی رکھ لی تھی جس نے یہاں کام دکھایا- تقریباً پندرہ منٹ کے بعد جاپانی ٹیم کا گائیڈ ہماری ٹارچ کی روشنی دیکھ کر ہم تک پہنچا جس نے کنکورڈیا میں میری سیٹی کی ہلکی سی آواز سنی تھی- ساڑھے آٹھ بجے ہم کنکورڈیا تھے- کس راستے سے آئے، کیسے پہنچے کچھ یاد نہیں صرف اتنا یاد ہے کہ جاپانیوں کے گائیڈ نے ہمیں کھینچ کھینچ کر بعض خطرناک جگہوں سے نکالا- کیمپ میں پہنچ کر کھانا کھایا اور سلیپنگ بیگ میں گھس گئے-

کے ٹو کی خوبصورت چوٹی

اگلے دن صبح سویرے ہی سردی کی شدت سے آنکھ کھل گئی- کیمپ سے سر باہر نکال کے دیکھا تو موسم بالکل صاف تھا اور سورج کی پیلی پیلی کرنیں K-2 کی چوٹی کو منور کر رہی تھیں اور وہاں موجود بے شمار ٹریکرز اپنے خیموں سے نکل کر اپنے کیمروں کے رخ K-2 کی جانب کئے ہوئے تھے- یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ شاہ گوری- ہماری روانگی کے وقت کھل کر سامنے آ گئی- صبح ساڑھے سات بجے کنکورڈیا سے روانگی ہوئی اٹلی کی ٹیم بھی ہمارے ساتھ تھی- کنکورڈیا سے دائیں ہاتھ پر موجود Vigne (وائن) گلیشیئر سے ہوتے ہوئے ہماری متوقع کیمپ سائیٹ علی کیمپ تھی- واضح اور قابل عبور بہت سی برفانی دراڑوں والے Vigne گلیشیئر پر چار گھنٹے کی ٹریکنگ کے بعد راستہ پتھروں پر شروع ہوتا ہے جس کے ساتھ ہی علی کیمپ (5100m) کی پتھریلی اور غیر آرام دہ کیمپ سائیٹ ہے-

میکس کیمپ سائیٹ

ایک بجے علی کیمپ پہنچنے کے بعد گو کہ بلندی اپنا اثر دکھا رہی تھی لیکن اس کے باوجود وہاں سے ایک گھنٹہ آگے میکس کیمپ پر رات گزارنے کا فیصلہ کیا تاکہ اگلے دن کم چلنا پڑے (5300) پانچ ہزار تین سو میٹر کی بلندی پر علی کیمپ کی طرح یہ کیمپ سائیٹ غونڈوغورو پاس کے سامنے واقع ہے اور ٹریک کی بلند ترین کیمپ سائیٹ ہے- بلندی کے باعث ٹیم کے تمام ممبران کے سر میں درد ہو رہا تھا اور سانس لینے میں بھی دشواری پیش آ رہی تھی- "میکس" بلتی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی آنکھ کی تکلیف کے ہیں- یہاں پہنچ کر اکثر لوگوں کی جن میں ہم بھی شامل تھے آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں- اسی مناسبت سے اس جگہ کو میکس کہتے ہیں-

غونڈوغوروپاس

رات ساڑھے بارہ بجے کے قریب اٹھ کر چیزوں کی پیکنگ (Packing) اور چائے کافی کے ناشتے کا سلسلہ شروع ہوا- غونڈوغوروپاس کو کراس کرنے کے لئے صبح فجر کا وقت ہی مناسب سمجھا جاتا ہے کیونکہ صبح سورج نکلنے کے بعد ٹاپ پر برف نرم پڑ جاتی ہے اور ٹاپ سے اترتے ہوئے اوپر سے پتھر گرنے کا بھی خدشہ ہوتا ہے- رات دو بجے میکس کیمپ سے روانگی ہوئی اس وقت ہمارے ساتھ اٹلی اور سپین کی ٹیموں کے بیس کے لگ بھگ مرد و زن شامل تھے- رات کے اندھیرے میں باغ جناح کے احاطے سے بھی چار گنا بڑے پوشیدہ دراڑوں سے بھرے برفیلے میدان کو عبور کر کے ہم لوگوں نے غونڈوغوروپاس پر چڑھنا تھا- جہاں گورنمنٹ کی طرف سے Rope فکس کی ہوئی ہیں- جن کو استعمال کرنے کی باقاعدہ 2500 سے 5 ہزار روپے تک پوری ٹیم کی فیس لی جاتی ہے- رات کے اندھیرے میں سفید میدان میں جب سو، ڈیڑھ سو ٹریکرز اور پورٹرز لائن بنا کر ٹارچوں اور ہیڈ لائٹس کی روشنی میں چل رہے تھے تو عجیب ہی منظر لگ رہا تھا- میدان کے دوسرے سرے پر چڑھائی کا آغاز تھا- بہتر ہے کہ یہاں کریمپان استعمال کئے جائیں کیونکہ بعض جگہ برف سخت ہے کچھ اوپر جا کر گلیشیئر نسبتاً عمودی ہو گیا ہے جہاں سے رسے کا آغاز ہوتا ہے-

شدید سردی اور مشکل راستہ

شدید سردی اور جھولتے ہوئے رسے کی وجہ سے رسے کو پکڑ کر اوپر چڑھنا آسان کام نہ تھا- یہاں دستانوں کا ہونا بہت ضروری ہے- ٹاپ کے نزدیک ایک دراڑ نے راستہ ناقابل عبور کر دیا تھا- اس کے اوپر مقامی لوگوں نے سیڑھی بنا کر اسے قابل عبور بنا دیا تھا- صبح 5:45 پر ہم اپنے ٹریک کے بلند ترین مقام یعنی غونڈوغورو ٹاپ (5700m) پر تھے- سورج طلوع ہو چکا تھا اور تاحد نظر پھیلی ہوئی برفیلی چوٹیوں پر اپنی کرنیں پھینک رہا تھا- اس مقام میں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ آپ یہاں سے پاکستان کی آٹھ ہزار میٹر سے بلند پانچ بلند ترین چوٹیوں میں سے چار کو بیک وقت دیکھ سکتے ہیں- G.1, G.2 براڈ پیک، کے ٹو، اس کے علاوہ چوغولیزا ماشربرم، بالتورو کانگری، لیلیٰ پیک اور بے شمار خوبصورت برف پوش چوٹیوں نے ہمیں تیس منٹ تک اس بلندی پر روکے رکھا- اتنی بلندی پر زیادہ دیر رکنا طبی نقطہ نگاہ سے بھی مناسب نہیں اور دوسرے گرتے ہوئے پتھروں کے خدشہ سے بھی ہم نے اترنے کا فیصلہ کیا- رسی کے بغیر یہاں سے اترنا ممکن نہیں ہے- گورنمنٹ کے فکس کئے ہوئے پانچ چھ سو میٹر لمبے رسے سے اترنا بھی ہم سب کی ٹریکنگ کی زندگی کا مشکل ترین کام تھا- تقریباً 60 ڈگری کے زاویے سے رسے کو پکڑ کر بھربھری مٹی اور پتھر کی طرح سخت برف اور اوپر سے آتے ہوئے گوروں کے پیروں کے نیچے سے نکلتے ہوئے پتھر ہماری مشکلات میں اضافہ کر رہے تھے- رسہ ختم ہونے کے بعد بھی شدید ترین اترائی جاری تھی اور بھربھری پتھریلی مٹی کی اس شدید اترائی کا اختتام صبح 9:00 بجے کے قریب High Camp پر ہوا-

لیلیٰ پیک کیمپ سائیٹ

یہاں سے مزید ایک گھنٹے کے فاصلے پر لیلیٰ پیک کے سائے میں خسپنگ کی سرسبز خوبصورت کیمپ سائیٹ پر ہم لوگ خیمہ زن ہو رہے تھے- دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد کرکٹ کھیلی گئی- خسپنگ بلتی میں سبز گھاس کو کہتے ہیں جو کہ آپ کو کیمپ سائیٹ کے علاوہ پہلو میں موجود پہاڑیوں پر بھی نظر آتی ہے- رات کو موسم ایک مرتبہ پھر خراب ہو چکا تھا- بارش کی ٹپ ٹپ میں ہی آنکھ لگی اور اسی آواز سے ہی آنکھ کھلی- صبح پونے آٹھ بجے بادلوں کی دھند میں روانگی ہوئی- گورے نکل چکے تھے جن کو دو گھنٹے غونڈوغور گلیشیئر پر چلنے کے بعد دال سنگپا کے سبز قطعات میں یاک کی تصاویر بناتے ہوئے ہم نے پکڑ لیا- یہ جگہ بھی کیمپ کیلئے اچھی ہے-

آخری کیمپ سائیٹ "سیاچو"

مگر ہماری منزل ٹریک کی آخری کیمپ سائیٹ سیاچو تھی- "سیاچو" بلتی زبان میں جنگلی گلابوں کو کہتے ہیں- سات آٹھ فٹ بلند گلابوں کے جنگل سے گزرنے کے بعد دو بجے سیاچو (3425m) کی مصروف ترین کیمپ سائیٹ پر ہم موجود تھے- یہاں پر ایک چھوٹے سے ہوٹل میں کافی مہنگے داموں کھانا بھی مل جاتا ہے- ہمارا رات کا کھانا کیپٹن عبداللہ ستی کی طرف تھا جو کہ ہسپانوی ٹیم کے ساتھ بطور رابطہ افسر تھا اور میکس کیمپ سے ہمارے ساتھ ساتھ تھا- عصر کے بعد سے ہی یہاں پر بلتی پورٹرز نے اپنے ڈھول پیٹ کر ناچنا گانا شروع کر دیا جو گوروں کی خاطر خواہ شمولیت کے باعث رات گئے تک جاری رہا- اگلا دن ہمارا ٹریکنگ کا آخر دن تھا- صبح سات بج کر پچاس منٹ پر روانگی کے بعد جنگلی گلابوں اور سرسبز کھیتوں میں سے ہوتے ہوئے پونے گیارہ بجے ہم ہوشے کے گاؤں میں تھے- گیارہ دنوں کے بعد یہ پہلی مستقل آبادی تھی جو ہم نے دیکھی- تقریباً بارہ سو افراد پر مشتمل اس گاؤں میں الیکٹرک ہائیڈرو پاور سٹیشن ہے جو 50 کلوواٹ بجلی پیدا کر کے آس پاس کی ضروریات کو پورا کرتا ہے- اس کے علاوہ یہاں سنٹرل ایشیا انسٹیٹیوٹ کے تعاون سے بنایا گیا ایک مڈل سکول اور ڈسپنسری بھی ہے- یہاں دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد اڑھائی بجے بذریعہ جیپ روانہ ہوئے- خپلو کے شہر سے کچھ دیر پہلے دریائے شیوق جو کہ سیاچن سے نکلتا ہے دریائے سندھ کا حصہ بنتا ہے- خپلو کے خوبصورت شہر میں کچھ دیر رکنے کے بعد دریائے سندھ کے ساتھ ساتھ ہمارا سفر جاری رہا جس کا اختتام رات ساڑھے دس بجے سکردو جا کر ہوا- برفانی علاقوں سے آنے کے بعد سکردو کی خوشگوار رات بھی ہمیں گرم محسوس ہو رہی تھی- جب کہ اس سے مزید آگے پنجاب کی گرمی ہماری منتظر تھی-

تین بنیادی قوتیں

ڈاکٹر عبدالسلام پاکستانی طبیعات دان نے چار بنیادی فطری قوتوں میں سے دو کو یکجا کر کے تین قوتوں کی موجودگی کا نظریہ 1979ء میں پیش کیا- آئن سٹائن اور دیگر سائنسدانوں کا خیال تھا کہ کائنات میں چار بنیادی قوتیں موجود ہیں (i) کشش ثقل کی قوت (ii) برقی مقناطیسی قوت (iii) کمزور نیوکلیائی قوت (iv) طاقتور نیوکلیائی قوت- ڈاکٹر عبدالسلام کے مطابق برقی مقناطیسی قوت اور کمزور نیوکلیائی قوت ایک ہی قوت ہیں اس قوت کا نام انہوں نے برقی کمزور قوت تجویز کیا-

اطلاعات و اعلانات

ماہنامہ انصاراللہ کے چندہ میں اضافہ

✪ تمام انصار احباب اور عہدیداران کی خدمت میں گزارش ہے کہ کاغذ ڈاک خرچ اور دیگر متفرق اخراجات بڑھ جانے کی وجہ سے ماہنامہ انصاراللہ کی شرح چندہ میں یکم جولائی 2001ء سے مجبوراً اضافہ کیا گیا ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

پاکستان سالانہ چندہ ایک سو روپے فی رسالہ دس روپے
امریکہ، آسٹریلیا سالانہ چندہ 30 ڈالر امریکن BY Air
کینیڈا سالانہ چندہ 50 ڈالر کینیڈین BY Air
یورپ افریقہ دیگر ممالک 15 پونڈز BY Air
جرمنی سالانہ چندہ 50 مارک BY Air

(مینیجر ماہنامہ انصاراللہ پاکستان ربوہ)

سانحہ ارتحال

✪ مکرم ناصر احمد صاحب کارکن الفضل لکھتے ہیں۔ مکرم حکیم رمضان احمد صاحب دارالیمن شرقی ربوہ مورخہ 18-اگست 2001ء بعد دوپہر 3 بجے وفات پا گئے ان کی عمر 75 سال تھی۔ اسی روز صدر صاحب محلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم مرزا جمیل احمد صاحب نے دعا کروائی۔ بیوہ کے علاوہ مرحوم نے چار بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

✪ مکرم طاہر احمد ظفر صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کی خوش دامن محترمہ بشریٰ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک سعید احمد صاحب گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا مورخہ 15-اگست 2001ء کو بعمر قریباً 52 سال وفات پا گئیں۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں بیت المبارک میں مورخہ 17-اگست کو محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نے خاوند کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹتے ہوئے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ولادت

✪ مکرم بشارت احمد صاحب شہزاد کارکن دفتر وقف نو ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 12 اگست 2001ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام "اریب احمد شہزاد" عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم برکت اللہ صاحب بھٹی محلہ دارالنصر شرقی ربوہ کا پوتا اور مکرم بشیر احمد صاحب محلہ دارالنصر شرقی کا نواسہ ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی دراز عمر سے نوازے اور نیک اور خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

✪ مکرم محمد اقبال عابد صاحب مربی ضلع اوکاڑہ کے والد چوہدری نور احمد صاحب جو کہ ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ کالیکے ناگرہ ضلع سیالکوٹ کے صدر تھے۔ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 21 جولائی 2001ء بروز ہفتہ دوپہر 2-45 پر وفات پا گئے۔ مرحوم ایک مہمان نواز اور سلسلہ کے ساتھ والہانہ محبت کرنے والے وجود تھے۔ بیت المبارک میں محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم حمید احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے آٹھ بیٹے اور ایک بیٹی عطا فرمائی۔ مرحوم مستجاب الدعوات تھے۔ خلفاء احمدیت سے والہانہ محبت تھی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ 2

جھلکیاں دکھاتے ہوئے اس خبر کو تفصیل سے نشر کیا اور انٹرویوز بھی نشر کئے۔

مذکورہ اخبارات نے بھی اپنا ایک ایک صفحہ بیت کی تصاویر کے ساتھ تقریب کی تفصیلی رپورٹ کے لئے وقف کیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 20 جولائی 2001ء)

بقیہ صفحہ 4

کشمیر پر یک جان دو قالب ہیں........ جنرل مشرف بھارتی قیادت سے پاکستانی عوام کی خواہشات اور ملکی وقار و سلامتی مدنظر رکھ کر بات چیت کریں گے"۔

(روزنامہ نوائے وقت مورخہ یکم جولائی 2001ء ص 1، 15)

"نوائے وقت" کا حقیقت افروز اداریہ:۔

روزنامہ "نوائے وقت" اس مضمون پر متعدد پر زور اداریے لکھ چکا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کا اصل اور واحد حل اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق کشمیر میں رائے شماری کروانا ہے "نوائے وقت" کے ان بے شمار اداریوں میں سے ایک حقیقت افروز اداریے کا ایک حصہ پیش کیا جاتا ہے۔ 'نوائے وقت' مورخہ 26- جون 2001ء کے اداریہ کا عنوان ہے:

"پاک بھارت مذاکرات میں تاریخی موقف قائم رکھا جائے"

"پرویز مشرف اور اٹل بہاری واجپائی کی مجوزہ ملاقات کی تاریخ قریب آتی جارہی ہے اور اس کے ساتھ ہی اس مسئلہ کے سابق عمل' پاکستان کے تاریخی موقف' کشمیری مجاہدین کی حریت پسندی اور استصواب رائے کے حق کے لئے قربانیوں اور بھارت کی ہٹ دھرمی' کشمیریوں کی رائے کو بدلنے اور انہیں اپنا ہمنوا بنانے کے حربے اور بھارتی فوج کا ظلم و ستم بھی زبان زد خاص و عام ہے........ ان حالات میں صدر مملکت اور چیف ایگزیکٹو پر یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ بھارت نے پاکستان اور کشمیریوں کو پہلے ہی دیوار کے ساتھ لگا رکھا ہے۔ پچاس برس کی قربانیوں کے بعد ہمارے سامنے استصواب رائے کا حق حاصل کرنے کا اور کوئی راستہ نہیں۔ جنرل مشرف نے اچھا کیا ہے کہ کشمیری لیڈروں کے علاوہ پاکستانی سیاستدانوں سے بھی دہلی جانے سے پہلے ملاقاتیں کر رہے ہیں........ ہمیں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ صدر صاحب سے سیاسی لیڈر جماعتی سطح پر ملاقات کریں یا غیر جماعتی سطح پر' وہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں استصواب رائے کے علاوہ کوئی اور مشورہ نہیں دیں گے اور انہیں سارا زور اس مطالبے جسے بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے کو تسلیم کروانے پر دینا چاہئے۔ پچاس برس کی قربانیوں کے بعد استصواب کے حق سے کم کوئی بات پاکستانیوں اور کشمیریوں کو قبول نہیں ہوگی"۔

(اداریہ "نوائے وقت" 26 جون 2001ء)

نکاح

✪ مکرم نور اقبال ہاشمی مقیم جرمنی ابن مکرم محمد ظفر اقبال ہاشمی صاحب کا نکاح بعوض دس ہزار جرمن مارک ہمراہ عزیزہ نادیہ نوشین خان صاحبہ بنت مکرم کریم الدین خان صاحب مرحوم مقیم جرمنی محترم ملک نور الٰہی صاحب صدر حلقہ وحدت کالونی لاہور نے مورخہ 13 جولائی 2001ء بروز جمعہ بیت التوحید آصف بلاک لاہور میں پڑھا۔ عزیز نور اقبال ہاشمی صاحب الحاج سید علی صاحب ہاشمی رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور حضرت سید امیر علی صاحب سیالکوٹی رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑنواسہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

✪ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مقبول احمد میمن صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مورو سندھ کو مورخہ 8-اگست 2001ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت بچے کا نام دانیال احمد عطا فرمایا ہے نومولود مکرم محمد صدیق میمن صاحب (سابق قائد علاقہ سندھ) کا پوتا اور مکرم قادر بخش صاحب ڈاہری آف باندھی ضلع نواب شاہ کا بھانجا ہے اور ڈاکٹر محمد ارشد میمن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع نوشہرو فیروز سندھ کا پوتا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر نیک صالح' خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

نمایاں کامیابی

✪ محترم پروفیسر محمود احمد ثاقب صاحب نائب امیر ضلع کوٹلی آزاد کشمیر لکھتے ہیں خاکسار کے بیٹے اعجاز محمود نے امسال میٹرک کے سالانہ امتحان میں میرپور آزاد کشمیر بورڈ سے 744 نمبر حاصل کر کے آزاد کشمیر کے واحد کیڈٹ کالج پلندری میں کالج کی میٹرک کی پہلی کلاس میں پہلی پوزیشن اور پورے آزاد کشمیر میں مجموعی طور پر چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کے بیٹے کا یہ اعزاز مبارک کرے اور اللہ تعالیٰ آئندہ اس سے بھی اعلیٰ پوزیشن میں کامیابی عطا فرمائے۔

تفریحی و معلوماتی دورہ واقفین نو

دارالنصر غربی (حلقہ منعم)

✪ مورخہ 9-اگست بروز جمعرات محلہ دارالنصر غربی (ب) کے واقفین نو بچوں کا ایک وفد مکرم عبدالحلیم احمد صاحب کی زیر نگرانی گٹ والا پارک (فیصل آباد) گیا۔ اس وفد میں 50 بچے اور 20 مائیں اور دیگر افراد شامل تھے۔ ربوہ سے وفد کی روانگی بذریعہ سپیشل بس صبح 7:30 بجے دعا کے ساتھ ہوئی جو مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب (صدر محلہ) نے کروائی۔ واپسی 8:00 بجے رات ہوئی۔ بچے گٹ والا پارک میں مختلف قسم کے جھولوں' سلائیڈز وغیرہ سے خوب لطف اندوز ہوئے۔ بچوں نے گٹ والا پارک سے ملحقہ وائلڈ لائف کے جنگلات میں پاکستان کے مختلف علاقہ جات سے لائے گئے نایاب ہرنوں' نیل گائے' بارہ سنگھوں' مور اور بعض سائبیرین پرندوں مثلاً کونج وغیرہ اور مگرمچھوں کی اقسام کی افزائش نسل کے فارموں کا بھی وزٹ کیا۔ وہاں متعین سپروائزر مکرم رب نواز صاحب نے بچوں کو جانوروں کے رہن سہن ان کی عادات سے متعلق تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ گٹ والا پارک میں بچوں کی مختلف گیمز اور کھیلیں نیز علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔

(وکالت وقف نو)

ولادت

✪ مکرم نصیر الدین صاحب ہمایوں دارالنصر غربی الف کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 5 اگست 2001ء کو بیٹے کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مناحل نصیر عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم لعل الدین صدیقی صاحب کی پوتی اور مکرم اللہ یار منور صاحب آف احمد نگر کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک' باعمر' سعادت مند خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

بستر پر پیشاب نکل جانے، مثانہ کی کمزوری کی مفید دوا
بول بستری GHP-325/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399